

۱۱۱
 عابدی اور ایک لاشی میں چھپایا
 اور آپ بھی یوں ہی ہو کر ہو گیا اور لایا
 پھر قلیوں کو اور یوں ہی ہو گیا اور لایا
 وان آپ کو زیبے کی بارگرا لایا

۱۱۲
 میں کیا کہوں میں صبح میں زینب کی سوار
 موش کے نظر کی تھی لاشی میں ایک بار
 ان تھی صدا شاہ کو لاشی سے تیار
 زینب میں نادان تکلیف میں خود دار

۱۱۳
 ایش میں میں صبح میں کلکتہ اور یوں
 لکھی جا جا اور اول لکھی میں زینب
 اور بار بار وہ ہو گیا اور لایا
 اور پھر زینب کا دل ہو گیا اور یوں

۱۱۴
 شتر سے نظر کرتی تھی لاشی شہ دین پر
 تو بار بار چھٹی اور گری تو بار زمین پر

۱۱۵
 تھک تھی حالت میں شاہ زمین کی
 خاموشی میں نہیں طاقت ہر جس کی

۱۱۶
 بہار گلشن فردوس میں ایک لاشی پڑی
 مگر تہول کے نظر میں ہر لاشی پڑی

۱۱۷
 بسنت زینب اگر گری تھی تو
 بانو زینب زینب شاہ کی لاشی
 اور ایک تھک تھی سب لاشی
 زینب کے کردار میں لاشی

۱۱۸
 راضی فلک میں صاف لاشی
 طبع میں چول لاشی میں
 علی کی تھی لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں

۱۱۹
 زینب اور لاشی میں لاشی
 کہ لاشی میں لاشی میں
 زینب میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں

۱۲۰
 آستو جو میں دیکھتی ہوں حادثہ زمین
 دیکھ جو کوئی اور رہی جان زمین میں

۱۲۱
 بتول بیٹی ہر رنگ سر محمد ہے
 سپاہ شاہ شہیدان کی آمد ہے

۱۲۲
 حسین امام کی ہو کیسی پیر روگا
 نبی کی روح پر احسان ہوگا

۱۲۳
 اور صابون و شہ پھٹی میں لاشی
 میں لاشی میں لاشی میں
 وہ لاشی میں لاشی میں
 وہ لاشی میں لاشی میں

۱۲۴
 بعض وقت لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں

۱۲۵
 لاشی میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں
 لاشی میں لاشی میں

۱۲۶
 سب میں گویا لاشی میں لاشی
 کہ ہم ہی لاشی میں لاشی

۱۲۷
 مگر حسین بیان کے سفر پر کتا ہے
 تباہ ہوتی ہر دنیا ہشت ہستا ہے

۱۲۸
 کہ لاشی میں لاشی میں
 دیکھتے کو لاشی میں لاشی

۱۷
 بلا میں تیری حسن کی اور بیان
 نیکے شکر کے پستی پستی وار
 اشارہ کرتا ہے رو کر وہ طالب علم
 ابھی دن کیا کہ یہ دوسرے دن

۱۸
 سافراج دیکھ کر تیرے جانتے
 نیانی ساتھی کر تیرے لانکے
 میں ٹھہرا ہوں بیان میں کہ نیکے
 خدایا کہ میں یہ سیکھ کر نیکے

۱۹
 یہاں توڑ کے عنوان عرض کی زور
 بنا فاطمہ کیا ہے وہ اس پستی
 فریبان کر رہا تھک حسین اور
 ہوشیاری جگ چوک کی شیوا کی

۲۰
 نیرودہ کے اصغر کو بقرہ ہی ہے
 حسین جانی کی آتی پیمان سواری ہے

۲۱
 حسین تیرے گاہ اب جلتی بریکے اوپر
 پریگی لوٹ یاد اللہ کر کھیت کے اوپر

۲۲
 رفیق بیاراشہ مشرقین کا آیا
 شہید آیا بہراول حسین کا آیا

۲۳
 کہیں تک قہر میں تیرا
 قبول پھرتی کر دو اور باران فکار
 خیال شاہ میں کتنی ہوئی ہفتار
 کہ زمین میں کبھی نہ ہوئی ہفتار

۲۴
 در پشت پر عنوان کھنڈی
 در پستی حلقہ دار میں ستر
 ہر ایک ہو کر جو ریاضت ہو کر
 زلف شوق کی سبھی ہو کر

۲۵
 کیا خطاب سبھی سے قبول زور
 چلو حسین کے مکان کی شیوا کی
 پکار رہی ساتھی کو کہو کہ جلد چلو
 مری پیچھے کے مکان کا خلق

۲۶
 کفن کو نچھو دست الم سے چاڑتی ہے
 بتول بالوں کے قہر حسین جھاڑتی ہے

۲۷
 یہ دھوم ہے کہ شہ دین پناہ آتا ہے
 خدا کا فدیہ شہیدوں کا شاہ آتا ہے

۲۸
 گلے لگا کے اور اب بتول و گے گا
 حسین پیاسا ہے ہر مکان بھی پیاسا ہے

۲۹
 ہوشی کر فاطمہ تیرا
 حسین کے جہان میں کبھی نہ آتا
 کبھی کبھی فاطمہ خزان
 جہاں جہاں ہے جہاں جہاں

۳۰
 بنا فاطمہ تیرے حسین صخرہ جہان
 اور اسکے پاس قادیچین بائیں
 کہ ساتھی سے مایان ہوا مان عنوان
 عامہ سے گر کر ہو ابنت نالان

۳۱
 رسول خدیجہ کے زور فاطمہ تیرا
 جب آئی ہوا وقت کی پستی
 کہ ایک جوان سزا مسرتوں میں
 ہوا کہو کہ خلق یہ وہاں کب نہ آتا

۳۲
 اسپر ہو کے مہم کی آل و سگی
 سکیندہ چارہ برس کی پیچیم ہو سگی

۳۳
 بتول سمجھی کہ یہ سر شہہ انام ہو
 جہان میں نچتیں پاک اب تمام ہو

۳۴
 زبان خشک ہے نہ خون خون بہتا ہے
 دکان زخم سے وہ یا حسین کتا ہے

<p>۱۱۱ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۱۲ نہ باطنی نہ ظاہری نہ باطنی نہ ظاہری نہ باطنی باطنی نہ ظاہری نہ باطنی باطنی نہ ظاہری نہ باطنی</p>	<p>۱۱۳ نبول و تہی سنی سنی سنی کہ ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ نبیانی فطرت کی کہ تو انی سلام کہے کہ تو ایسا حسین کا جلا</p>
<p>۱۱۴ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۱۵ حسین امام کو روکا تیرے جناب فاطمہ تیرے آگنا ہکا ہون میں</p>	<p>۱۱۶ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>
<p>۱۱۷ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۱۸ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۱۹ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>
<p>۱۲۰ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۱ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۲ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>
<p>۱۲۳ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۴ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۵ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>
<p>۱۲۶ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۷ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>	<p>۱۲۸ ہر ایک صفت کو کہیں کی کہیں بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو بیان کیا ہے اور ہر ایک کو</p>

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱
 سین کی مع فوج ہونے کو تہ تیغ
 و باجی نے اوجھیں بھر کر ساغور
 کر جسکو جاچے تو پیلے پلا اور دل
 وہ جام لے کر اٹاٹاہ زرموچے

۱۱۲
 کسی شہید کو انقلیب کو تو نہ کیا
 تو لائی میوہ دوس فاطمہ زہرا
 کہ حسین نے یہ میوہ میں نہ کھا دیا
 مری سکینہ کا فاقہ اچھی نہیں ہوا

۱۱۳
 پوسلو جو روگ نہ رہا تو کیا یہ مقال
 خدا کے عرش تلے کیا کھڑے ہوں
 غضب تک میں ہوسر فاطمہ کی
 سکنین ایزون میں گرا کر اچھا

۱۱۴
 تو وہ اشارے بولایا یہ یوفانی ہی
 میں کس طرح پیوں پیاسی میری لائی

۱۱۵
 بہن ہماری محمد کی جو نو اسی ہی
 قسم خدا کی کسی دن بھوک پیاسی ہی

۱۱۶
 کہا کہ عرش تلے تنگے سر نہ جاؤ
 خدا کا عرش نہ بہر خدا ہلاؤ

۱۱۷
 نہ از حیف میں پانی ہم شہر والا
 سارا بھائی اور مجاہد اور اولاد
 یہ بات سنگ بست و یاد نہ رہا
 جاہ میں دردمو اور تگت زور ہوا

۱۱۸
 بہا بد زینب ناشاد تیرے سرور
 اوٹھا یہ غلغلہ ناگہ نسبت کو اندر
 کہ ایک ہو رہی تھی دہائی یا حیدر
 یہاں غم زینب کی چھین لی جاچا

۱۱۹
 وہ بہا اشد جا کر اسی کے ہفتار
 رہا تو چاہے میں ایسے کھلوں
 کیا خلیق آگہ میں آگ کو گناہ
 فرض نہ رطقت کو ہم گناہ نہیں

۱۲۰
 رہا تو ارند دل میں شہر مارینہ کے
 نظر میں چھر گویا بشک اب سکینہ کے

۱۲۱
 گہر شکینہ کے اب شمرنے اتاری ہیں
 مختاری پوتی کو ناق طماچو ماری ہیں

۱۲۲
 کرم تو بندہ پہ بھی بہر مصطفیٰ
 بحق فاطمہ حاجت مری داد

۱۲۳
 اوٹھا کچھو کچھو کچھو کچھو
 کہاں جا کر ہی ساری سکینہ علی
 پہاڑی آگ ہی نے تو اوٹھو کچھو
 مری زینب پانی نہیں بنی کا

۱۲۴
 دو مانی آپ کی سنند تیرا ہی علی
 دو مانی آپ کی بانو بھی مسر علی
 دو مانی آپ کی زین العابدین علی
 دو مانی آپ کی سبیل مصطفیٰ علی

۱۲۵
 آپ سناؤ زینب کی جبار تیرو
 بابا بی کا قتل حضور نے
 بہر دین میں چھوٹی در بدر تیرو
 بلوچین شانہ زادی کو بھی

۱۲۶
 ہمیں خبر نہیں بیدار ہو کہ سوتی ہو
 پیری ہو قید میں یا قتل گاہ میں تھی ہو

۱۲۷
 نہ اور مضمی نہ رہا ہی ضییب ہوتی ہو
 بہر ہنہ سر ہی قائم کی بٹری روئی ہو

۱۲۸
 لونی گئی پیر چھی بھائی مر سکے
 یہ سارو کھ سکینہ کو اوپر گدے

صدر نظر